مائیں

ولادیت: ۲۱۹۱ء

وفات: ۶۰۰۲

احمد ندیم قاسمی

www.ilmkidunya.com

معنی	الفاظ
وصل شدہ، ملے ہوئے	متصل
لڑائی جھگڑا	تو تکار
بُرا بھلا کہنا، گالیاں دینا	بے نقط سنانا
لڑکے	لونڈے
گھروں میں پانی لانے والا	بہشتی

مشق

سوال نمبر ا۔ سبق کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) دونوں بیگمات کے برعکس اُن کے شوہروں کے تعلقات کیسے تھے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: دونوں بیگمات کے شوہروں کے آپس میں بڑے دوستانہ تعلقات تھے،دونوں ضرورت کی چیزیں ایک دوسرے سے بے تکلف مانگتے تھے، دونوں اکٹھے سیر کو جاتے آپس میں بڑے خوشگوار موڈ میں باتیں کرتے تھے۔ دونوں ایکدوسرے کی باتوں پر ہنستے اور مسکراتے تھے۔ دونوں بیگمات کے برعکس اُن کے شوہروں کے تعلقات آپس میں بہت خوشگوار تھے۔

(ب) لڑائی کا آغاز عموماً کس کی طرف سے ہوتا تھا؟

جواب: جھگڑے کا آغاز عموماً بیگم راجہ کی طرف سے ہوتا تھا۔ بیگم خواجہ کا قصور صرف یہ ہوتا کہ وہ جیسے اس آغاز کے انتظار میں ہوتی تھیں۔ انھوں نے ایک بار بھی بیگم خواجہ کو نظر انداز نہ کیا۔

(ج) زلزلہ آنے پر بیگم خواجہ کا کیا ردِ عمل تھا؟

جواب: شام کا ہلکا سا زلزلہ آگیا اور بیگم راجہ یہ سمجھیں کہ بیگم خواجہ نے ملحقہ کمرے میں پلنگ گسیٹا ہے۔ جھپٹ کر کھڑکی میں منہ ڈالا اور بیگم خواجہ کو وہ بے نقط سنایں کہ وہ بے چاری زلزلہ کو بھی بھول گیں۔

(د) محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب کا کیا جواب تھا؟

www.ilmkidunya.com

جواب: محلے کے سمجھانے پر راجہ صاحب نے نہایت ادب سے کہا تھا "یہ عورتوں کا معاملہ ہے۔ آپ ان کے معاملے میں دخل دیں گے تو نہیں لگیں گے۔ آپ اگر اپنی بیگم صاحبہ کو ان کے پاس بھیج کر انھیں سمجھا سکیں تو سبحان اللہ، ورنہ کوئی ایسی خاص بات نہیں۔ اکٹھے رکھے ہوئے دو برتن بھی ٹکرا کر بج اٹھتے ہیں تو یہ دونوں تو ما شاء اللہ جیتی جاگتی عورتیں ہیں"

(ہ) پانی کی بالٹی میں گیند گرنے پر دونوں بیگمات کا کیا مُوقف تھا؟

جواب: پانی کی بالٹی میں گیند گرنے پر بیگم خواجہ نے جان بوجھ کر گیند بھگوری کہ گیلی مٹی سے بھر جائے اور مٹی سے بچے کے ہاتھ بھر جائیں اور ہاتھوں سے وہ اپنے کپڑے خراب کر لے اور بیگم خواجہ کو پھر سے کپڑے دھونے پڑیں اور صابن الگ خرچ ہو اور وقت الگ ضائع ہو۔ ادھر بیگم خواجہ کا اصرار ہوتا تھا کہ گیند بچے نے نہیں، بیگم راجا نے پھینکی ہے اور تاک کر بالٹی ہی میں پھینکی ہے۔

(و) بچے کا زخم دیکھ کر بیگم راجہ نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

www.ilmkidunya.com

جواب: دم بخود ہو کر رہ گییں۔ ایک لمحہ یونہی چپ چاپ کھڑی رہیں، پھر انگلی سے بچے کی ران کے اس مقام کو چھوا جہاں ادھیڑیدی تھی۔ کون رس کر جم گیا تھا اور آس پاس سرخی کا دارہ سا بن گیا تھا۔ بچہ انگلی کے مس سے بلبلا اٹھا تو بیگم راجہ نے دونوں ہاتھ بڑھا کر بیگم خواجہ کے بچے کو لے پر بٹھا کر تھپکنے لگیں اور رونے لگیں۔

سوال نمبر ۲۔ "شاید یہی وجہ تھی کہ محلّے والوں کو جھگڑے کا زیادہ لطف نہیں آتا تھا" اس جملے میں ایک مخصوص ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: بیگم راجہ اور بیگم خواجہ کے جھگڑوں میں الزام تراشی بہت کم اور زیادہ ہوتی تھیں۔ محلے کی عورتیں ہر روز اس اُمید پر ان کا جھگڑا اپنے گھروں کی چھتوں یا کھڑکیوں سے جھانک کر دیکھتی تھیں۔ اُنھیں یہ سوچ کر بہت دکھ ہوتا کہ نہ تو بیگم راجہ نے بیگم خواجہ کے کسی آشنا کی نشاندہی کی ہے اور نہ بیگم خواجہ کے کسی آشنا کی نشاندہی کی ہے اور نہ بیگم خواجہ نے بیگم راجہ کو کوئی اخلاق سوز طعنہ دیا ہے۔ یہ سمجھیے کہ محلے کی عورتوں کو یہ جھگڑا مجبوراً سنتا پڑتا تھا، بالکل اس طرح جیسے مریض بے نمک مرچ کا کھانا پر مجبور ہوتا ہے۔ یہ جھگڑا جس طرح بے وجہ شروع ہوتا تھا اُسی طرح بے وجہ ختم بھی ہو جاتا تھا۔

سوال نمبر ۳۔ متن کے مطابق خالی جگہ پر کریں۔

(الف) بیگم خواجہ کو وہ بے نقط سنائیں کہ وہ بے چاری زلزلے کو بھول گئی۔

(ب) کھٹے رکھے ہوئے دو برتن بھی ٹکرا کر بجتے ہیں۔

(ج) اُن کی باتوں میں الزام تراشی کم اور بددُعائیں زیادہ ہوتی تھی۔

(د) جیسے مریض بے نمک مرچ کا کھانا کھانے پر مجبور ہوتا ہے۔

(ہ) بیگم خواجہ اپنے مرنے کی بددُعائیں سُن کر مُسکرا رہی تھی۔

سوال نمبر ۴۔ ان الفاظ پر سامنے دیے گئے معنی کے مطابق اعراب لگائیں۔

جواب:

عَالِم (علم والا)	عَالَم (حالت ، دُنیا)
عِلم (معلومات)	عَلَم (جھنڈا)
مُلک (وطن)	مِلک (جاگیر، جایداد)
مَلَک (فرشتہ)	مَلِک (بادشاہ ، حاکم)

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر ۵۔ اس سبق میں امدادی فعل کی نشاندہی کریں۔

جواب: امدادی یا معاون فعل وہ ہے جو کسی جملے میں اصل فعل کے ساتھ مل کر پُرواز انداز میں بات کو مکمل کرتا ہے۔ ان افعال کے ذریعے تحریر میں خوبصورتی اور لطافت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً: وہ بول اُٹھا۔

میں نے گیند زمین پر دے ماری۔

ان جملوں میں اُٹھا' اور' دے ماری' امدادی افعال ہیں۔

اس سبق میں امدادی فعل کی نشاندہی کریں۔

جملے	امدادی افعال
آسمان ٹوٹ نہ پڑے ۔	(پڑنا)
زلزلے میں اگر کوئی گر پڑے۔	(گر پڑنا)
دو برتن بھی ٹکرا کر بج اُٹھتے ہیں۔	(اُٹھنا)

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

گیند بالٹی میں جا گری۔	(جا گرنا)
پھر سے کپڑے دھونے پڑیں۔	(پڑنا)
دونوں غصے سے رونے لگیں۔	(لگنا)
آنکھیں سُجالی تھیں۔	(لینا)
دم بخود ہو کر رہ گئیں	(رہ جانا)
باورچی خانے سے لکڑی اُٹھا لائیں	(لانا)
لکڑی بچے کے پیٹ پر دے ماری۔	(دے مارنا)
بیگم صاحبہ کو اُن کے پاس بھیج کر اُنھیں سمجھا سکیں۔	(سکیں)
اور بیگم راجہ کو پھر سے کپڑے دھونے پڑیں۔	(پڑیں)
بیگم راجہ نے دونوں ہاتھ بڑھا کر بیگم راجہ کے بیٹے کو اُٹھا لیا۔	(اُٹھا لیا)
اور اسے اپنے کولھے پر بٹھا کر تھپکنے لگیں۔	(لگیں)

پھر زخم کی بڑھتی ہوئی سرخی دیکھ کر وہ روتی ہوئی بچے سے لپٹ گئیں۔	(گئیں)
اور اُسے سینے سے لگا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔	(ہوئی)

رموزِ اوقاف

وقفہ: (؛)

جب سکتے سے زیادہ ٹھہرنے کی ضرورت ہو وہاں وقفہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال درج ذیل مواقع پر ہوتا ہے ۔ جملے کے لمبے لمبے اجزا کو ایک دوسرے علیحدہ کرنے کے لیے۔

جملوں کے مختلف اجزا پر زیادو تاکید دینے کے لیے جیسے: تم آو گے تو ہمیں خوشی ہوگی؛ نہ آو گے، تو صبر کر لیں گے۔

جن جملوں کے لمبے لمبے اجزا کے درمیان ورنہ ، اس لیے ، لہذا ، اگرچہ ، حالاں کہ وغیرہ جیسے الفاظ آ ییں وہاں ذہن کو سمجھنے کا موقع دنیے کے لیے یہ علامت لگائی جاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com